سفر أمام البخاري





تأليف

منتصر زمان

مترجم

عبد الرافع العباسي

إيان راؤ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ وہ عظیم امام اور بلند مرتبہ محدث ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے علمِ حدیث کو عظمت عطا فرمائی۔ آپؒ کی کتاب "صحیح بخاری" کو قرآنِ مجید کے بعد سب سے زیادہ معتبر کتاب مانا جاتا ہے۔ محدثین اور ائمۂ دین نے آپؒ کے علم، حافظے اور مہارت کی بڑی تعریف کی ہے

امام ابو عیسیٰ الترمذی فرماتے ہیں:
"میں نے عراق اور خراسان میں حدیث کے عیوب (علل)، تاریخ اور اسناد کی معرفت کے بارے میں محمد بن اسماعیل سے زیادہ علم رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔" (۱)

امام مسلمؒ نے امام بخاریؒ سے فرمایا :
"میں گواہی دیتا ہوں کہ دنیا میں آپ جیسا کوئی نہیں" (۲)

ابن حجر العسقلانی فرماتے ہیں:
"اگر میں اُن تمام ائمہ کے اقوال جمع کرنا شروع کر دوں جو ان کے زمانے کے بعد آئے اور ان کی تعریف کی ہے، تو کاغذ ختم ہو جائے اور سانسیں بھی تھک جائیں۔ کیونکہ وہ ایک ایسا سمندر ہیں جس کا کوئی کنارہ نہیں۔" (۳)

بچپن

۱۹۴ ہجری

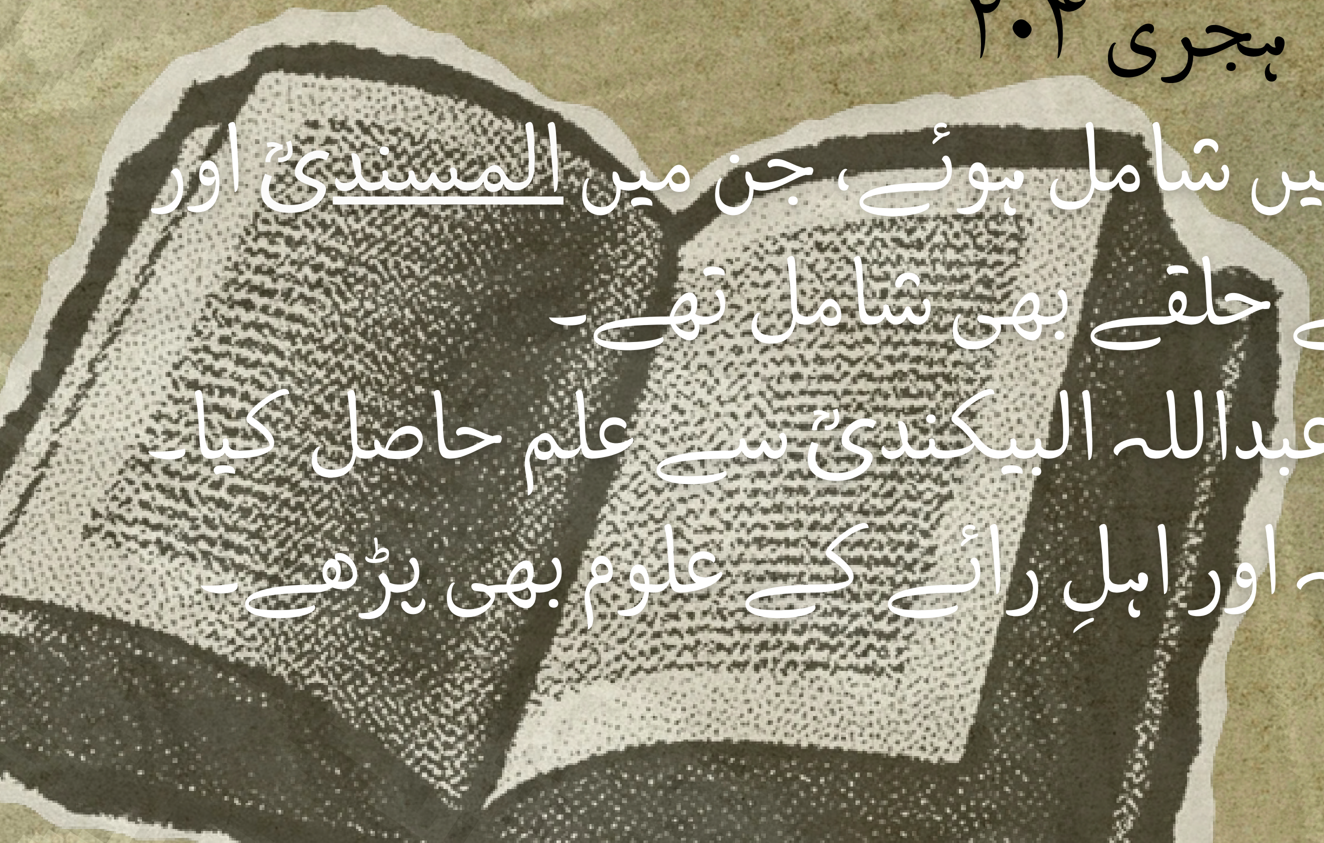
محمد بن اسماعیل البخاریؒ ۱۳ شوال ۱۹۴ ہجری کو پیدا ہوئے۔
ان کے والد اسماعیلؒ عالمِ دین اور تاجر تھے۔
ان کے ایک بڑے بھائی بھی تھے جن کا نام احمد تھا۔

تقریباً ۲۰۰ ہجری

ان کے والد اسماعیلؒ کا انتقال ہو گیا۔
امام بخاریؒ عربی سیکھنے اور قرآنِ مجید حفظ کرنے کے لیے مقامی مکتب میں داخل ہوئے۔
انہیں حدیث یاد کرنے کا بہت شوق پیدا ہو گیا۔

۲۰۴ ہجری

بخارا کے علمی حلقوں میں شامل ہوئے، جن میں المسندیؒ اور الداخلیؒ کے حلقے بھی شامل تھے۔
بیکند گئے اور محمد بن عبداللہ البیکندیؒ سے علم حاصل کیا۔
اس علاقے میں رائج فقہ اور اہلِ رائے کے علوم بھی پڑھے۔



بیرون ملک سفر

ہجری ۲۱۰



امام بخاریؒ اپنی والدہ اور بھائی کے ساتھ حج کے سفر پر روانہ ہوئے۔

مرو، نیشاپور اور رے جیسے شہروں میں حدیث اور فقہ کی تعلیم حاصل کی۔

بغداد گئے اور امام احمد بن حنبلؒ اور یحییٰ بن معینؒ سے ملاقات کی۔

کوفہ گئے اور وہاں کے علماء سے استفادہ کیا۔

پھر حج کے لیے مکہ مکرمہ پہنچے۔

جب ان کا خاندان واپس بخارا چلا گیا تو وہ مزید علم حاصل کرنے کے لیے مکہ میں ہی ٹھہر گئے۔

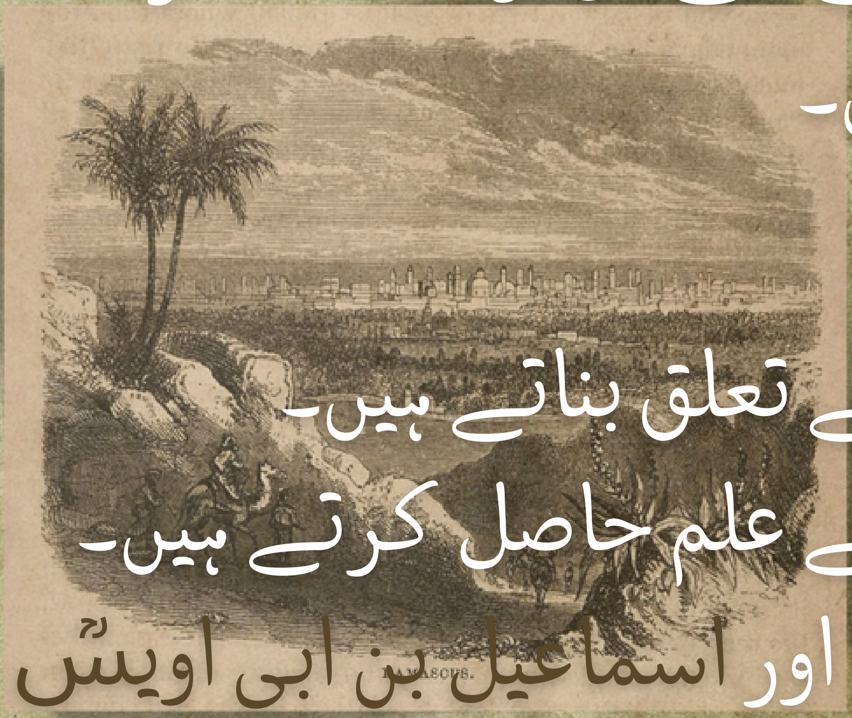


ہجری ۲۱۱

بصرہ گئے اور بندارؒ، ابو عاصم النبیلؒ اور خصوصاً علی بن المدینیؒ سے ملاقات کی۔

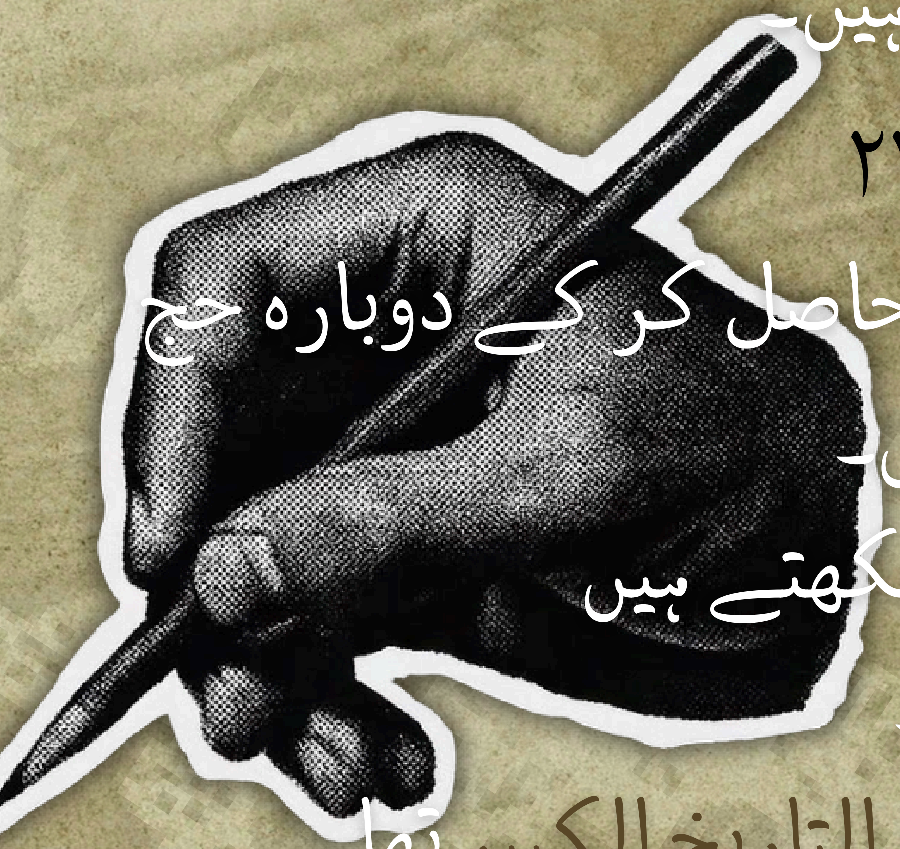
علی بن المدینیؒ کی صحبت میں رہ کر حدیث کے دقیق علوم میں مزید مہارت حاصل کی۔

امام محمد بن اسماعیل البخاری عراق کے مختلف شہروں،
جیسے بغداد، کوفہ، واسط اور میسوپوٹیمیا کے علاقوں کا سفر
کرتے ہیں۔
سال کے آخر میں حج کی ادائیگی کے لیے دوبارہ مکہ تشریف
لے جاتے ہیں۔



۲۱۲ ہجری

مکہ میں حدیث کے علماء سے تعلق بناتے ہیں۔
امام حمیدیؒ اور سلیمان بن حربؒ سے علم حاصل کرتے ہیں۔
مدینہ جاتے ہیں اور ابو مصعب الزہریؒ اور اسماعیل بن ابی اویسؒ
سے حدیث پڑھتے ہیں۔
پھر فلسطین، حمص اور دمشق کا سفر کرتے ہیں۔
مصر بھی جاتے ہیں۔



۲۱۲-۲۱۸ ہجری

۱۸سال کی عمر میں بہت زیادہ علم حاصل کر کے دوبارہ حج
واپس آتے ہیں۔
اپنی پہلی دو کتابیں لکھتے ہیں:
ایک فقہ پر۔
دوسری حدیث پر، جس کا نام التاریخ الکبیر تھا

تقریباً چھ سال حجاز میں رہتے ہیں۔

۲۱۷ ہجری میں دوبارہ مصر اور پھر فلسطین جاتے ہیں۔ یہ شام کے علاقوں کا ان کا آخری سفر ہوتا ہے۔

میسوپوٹیمیا سے ہوتے ہوئے عراق میں داخل ہوتے ہیں۔

بغداد کے بجائے بصرہ میں رہنا پسند کرتے ہیں، کیونکہ وہاں حالات زیادہ بہتر تھے۔

۲۱۸ سے ۲۲۴ ہجری

امام احمد بن حنبلؒ کی قید اور کوڑوں کی خبر امام بخاریؒ کو بصرہ میں ملی۔

بصرہ میں عمرو الفلاسؒ اور ابن المدینیؒ کے ساتھ وقت گزارا۔

۲۲۲ہجری میں ابو زرعہ الرازیؒ سے پہلی ملاقات ہوئی۔

بغداد جاتے ہوئے اپنے بعض اساتذہ سے آخری ملاقات کی، جن میں امام احمد بن حنبلؒ بھی شامل تھے۔

مشرق کی طرف واپسی

۲۲۴ ہجری



تقریبا ۳۰ سال کی عمر میں امام بخاریؒ تقریباً ۱۵ سال بعد مشرق کی طرف واپس آنے کی تیاری کرتے ہیں۔

نیشاپور میں اسحاق بن راہویہ سے ملاقات کرتے ہیں، جو ان کی کتاب التاریخ الکبیر سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔

مقامی طاہری امیر بھی ان کی عزت اور تعریف کرتا ہے۔

بخارا واپس جا کر اپنے اساتذہ، جیسے المسندی اور البیکندی، سے دوبارہ ملتے ہیں۔

تقریباً ۲۲۷ ہجری

بلخ جاتے ہیں اور قتیبہ بن سعید سے ملاقات کرتے ہیں۔

وہاں کے لوگ ان سے حدیث کا علم سیکھنے کی درخواست کرتے ہیں۔

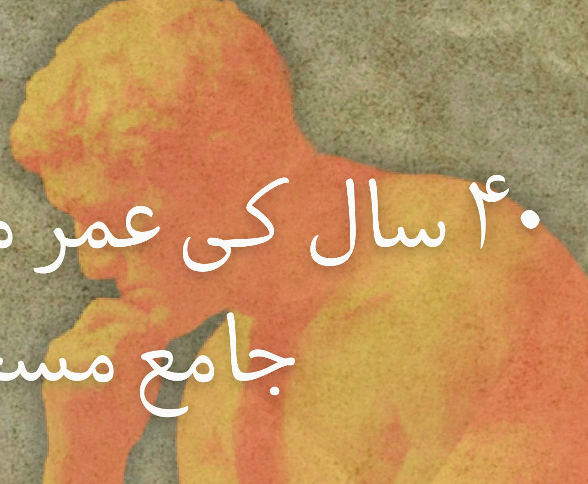
پھر ترمذ، سمرقند اور خوارزم جیسے شہروں کا سفر کرتے ہیں۔

سمرقند میں دوبارہ امام دارمی سے ملاقات ہوتی ہے۔

۲۳۴ ہجری

۴۰ سال کی عمر میں اپنا وطن چھوڑ کر نیشاپور چلے جاتے ہیں۔

جامع مسجد میں حدیث پڑھانا شروع کرتے ہیں۔



اپنے استاد اسحاق بن راہویہ کے درس میں بھی شریک ہوتے ہیں،جو اس وقت ۷۱ سال کے تھے۔

۲۳۸ ہجری

اسحاق بن راہویہ کی ایک مجلس میں کسی نے کہا کہ صرف صحیح احادیث کی ایک کتاب بننی چاہیے، کیونکہ اس وقت مختلف قسم کی احادیث ایک ساتھ لکھی جاتی تھیں۔

اس بات سے متاثر ہو کر امام بخاری صحیح البخاری لکھنا شروع کرتے ہیں۔

بخارا واپس جا کر مزید ۱۶ سال تک صحیح البخاری پر کام کرتے رہتے ہیں۔

ابو جعفر الورّاق کو اپنا لکھنے والا معاون مقرر کرتے ہیں۔

فاربر میں تیر اندازی اور گھڑ سواری کی مشق بھی کرتے ہیں۔

اسی دوران ان کی شادی ہوتی ہے اور بعد میں ان کے بیٹے احمد پیدا ہوتے ہیں۔

تقریباً ۲۴۱ ہجری

دوبارہ نیشاپور جاتے ہیں۔

وہاں امام ترمذی ان سے ملاقات کرتے ہیں اور ان سے علم حاصل کرتے ہیں۔

مرکزِ اسلامی علاقوں کی دوبارہ زیارت



۲۴۳ ہجری

تقریباً دو دہائیوں بعد جب وہ مرکزی اسلامی علاقوں سے رخصت ہو چکے تھے، انہوں نے عراق کی جانب اپنا دوسرا سفر شروع کیا، جو تقریباً ۷ سال تک جاری رہا۔

راستے میں رَے (ری) سے گزرے۔

۲۴۳-۲۴۸ ہجری

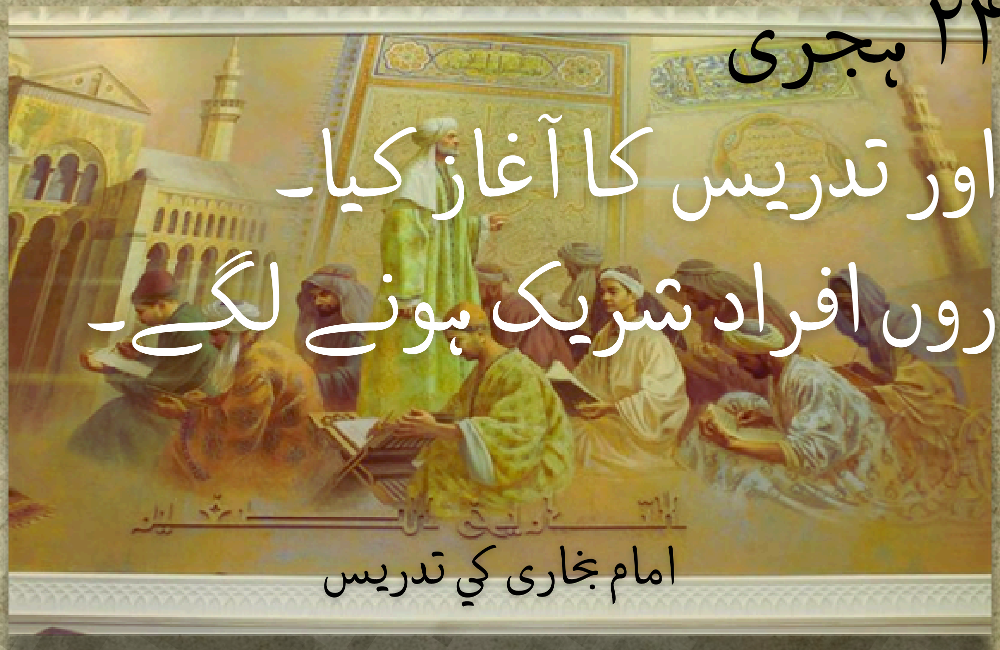
بصرہ پہنچے اور وہاں ۵ سال قیام کیا، جہاں انہوں نے اپنی مختلف تصانیف (التاریخ، الضعفاء، الکنیٰ وغیرہ) کی مزید تنقیح و تدوین کی۔

ہر سال حج ادا کرتے رہے۔

۲۴۸-۲۵۰ ہجری

بغداد میں داخل ہوئے اور تدریس کا آغاز کیا۔

ان کی علمی مجالس میں ہزاروں افراد شریک ہونے لگے۔



امام بخاری کی تدریس

آخری ایام

۲۵۰ ہجری

انہوں نے اسلامی سلطنت کے مرکزی علاقوں کو الوداع کہا اور مستقل سکونت کے ارادے سے دوبارہ مشرق کی طرف روانہ ہوئے۔

رَے میں قیام کیا اور خاندانِ رازی سے ملاقات کی۔

پھر نیشاپور میں سکونت اختیار کرنے کا فیصلہ کیا، جہاں ان کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔

تدریس کا آغاز کیا، اور ان کے حلقۂ درس میں مسلم بن حجاج اور ابن خزیمہ جیسے جلیل القدر علماء شریک ہوتے تھے۔

الذہلی دل میں ان کے بارے میں کچھ تحفظات رکھتے تھے، لیکن ابھی کھل کر مخالفت نہیں کرتے تھے۔

۲۵۲ ہجری

ایک عالم کے جنازے میں شرکت کے دوران الذہلی کے ساتھ ہونے والی گفتگو بعد میں "لفظ کے مسئلے" (فتنۂ لفظ) کے متعلق کھلے الزامات تک جا پہنچی۔

درس کے دوران ان سے لفظ کے مسئلے پر ایک رہنمائی کرنے والا سوال پوچھا گیا۔

ان کے جواب کو غلط انداز میں نقل کیا گیا، جس سے الزامات کو مزید ہوا ملی۔

الذہلی نے اپنے تحفظات کے بارے میں مختلف علماء، جن میں خاندانِ رازی بھی شامل تھا، خطوط لکھے۔

۲۵۳ ہجری

بڑھتی ہوئی مخالفت کے باعث نیشاپور چھوڑ کر بخارا روانہ ہوئے۔

مرو میں بھی قیام کیا، لیکن جاری تنازع کی وجہ سے وہاں ٹھہر نہ سکے۔

۲۵۳-۲۵۵ ہجری

دوبارہ بخارا واپس آئے، لیکن اکثر فرابر جاتے رہے، جہاں انہوں نے اپنی اب مکمل ہو چکی صحیح کی املاء کروائی۔

اپنے ناقدین کے رد میں کئی علمی رسائل تصنیف کرنا شروع کیے، جن میں:

القراءة خلف الإمام

خلق أفعال العباد

شامل ہیں۔

۲۵۶ ہجری

مقامی امیر نے انہیں بخارا سے نکل جانے کا حکم دیا۔
وہ دو ہفتوں کے لیے نسف گئے، جہاں انہوں نے ابراہیم النسفی اور حماد بن شاکر جیسے طلبہ کو صحیح بخاری پڑھائی۔
بعد ازاں سمرقند میں اپنے رشتہ داروں کے ہاں قیام کی دعوت ملی۔
رمضان کے آخری ایام میں وہ سمرقند کی طرف روانہ ہوئے، لیکن راستے میں خرتنگ نامی ایک چھوٹے سے قصبے میں آرام کے لیے رکے، جہاں وہ بیمار ہو گئے۔
عید کی رات، نمازِ عشاء کے بعد، امام بخاریؒ نے اپنے اوپر آنے والی آزمائشوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔

کچھ ہی دیر بعد انہوں نے اپنی آخری سانس لی اور اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔
اگلے دن انہیں سپردِ خاک کر دیا گیا۔
واللہ أعلم۔

۔ (۱) سیر أعلام النبلاء: جلد ۱۲، صفحہ ۴۳۲
۔ (۲) کوثر المعانی الدراری فی کشف خبایا صحیح البخاری: جلد ۱، صفحہ ۹۷
۔ (۳) فتح الباري شرح صحيح البخاري: ج ۱، ص ٤٨٥

شکراً
THANK YOU